DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء
للامور الشرعیة والمالیة
شریعہ ان بزنس، الفلاح ٹاؤن، صادق آباد
ضلع رحیم یار خان، پاکستان

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

موبائل فون سم کمپنیاں اپنی بنکاری خدمات کو فروغ دینے کے لئے یا بنکاری خدمات کی طرف راغب کرنے کے لیے یہ آفر کرتی ہیں کہ اگر کوئی گاہک جو کمپنی سے پہلے ہی اپنا موبائل بنک کھاتہ (موبی کیش اکاؤنٹ، ایزی پیسہ اکاؤنٹ اور یو پیسہ وغیرہ) کھلوا چکا ہے، وہ کسی اور کو راغب کرتا ہے اور اس کے ترغیب دینے پر دوسرے کسی شخص نے کھاتہ کھلوا لیا تو دوسرے شخص کے صرف کھاتہ کھلوانے پر 100 روپیہ پہلے گاہک کے کھاتہ میں بھیج دیا جائے گا۔ پھر اگر دوسرے کھاتہ کھلوانے والے شخص نے اس کھاتہ سے 30 دن کے اندر کوئی ٹرانزیکشن کی (خواہ معمولی رقم کی یا زیادہ رقم کی) تو اس ٹرانزیکشن پر بھی پہلے گاہک کے کھاتہ میں 100 روپیہ جمع کر دیا جائے گا۔ اس طرح کی آفرز کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ دی گئی انعامی رقم کی نوعیت کیا ہو گی؟ کمپنی نے ان کی کوئی حیثیت ذکر نہیں کی۔

مستفتی: حافظ محمد عمیر شفیع (صادق آباد)

0334-7334629

دارالافتاء
89/9
١٤٤٠/١/١٦
27-09-2018

الجواب باسم ملهم الصواب

سوال میں فراہم کردہ معلومات کے مطابق موبائل کمپنی کی مذکورہ بالا آفر، کہ کھاتہ ہولڈر اگر کسی دوسرے کو ترغیب دے کر کھاتہ کھلوائے گا تو اس ترغیب دینے والے کو 100 روپیہ دیا جائے گا، دراصل کمیشن (دلالی) کے عقد کا ایجاب ہے، اس ایجاب کو قبول کرتے ہوئے کھاتہ ہولڈر نے دوسرے شخص کو ترغیب دی اور اس ترغیب کی بناء پر دوسرے شخص نے کھاتہ کھلوایا تو پہلے شخص کے اکاؤنٹ میں جو 100 روپیہ بھیجا گیا وہ اس عقدِ کمیشن کی اجرت ہے، لہٰذا یہ رقم استعمال کرنا بلاشبہ جائز ہے۔ دوسرے شخص کے کھاتہ کھولنے پر یہ کمیشن کا عقد مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد دوسرے شخص کے 30 دن کے اندر ٹرانزیکشن کرنے پر پہلے شخص کو بھیجے گئے 100 روپیہ کی حیثیت انعام کی ہے، یہ کمیشن کا حصہ نہیں ہے، کیونکہ اس میں پہلے شخص کے عمل کا دخل نہیں، نیز ٹرانزیکشن کی مقدار کم ہو یا زیادہ اس پر ملنے والے انعام کی مقدار 100 روپیہ ہی ہے، اس لیے یہ انعام وصول کرنا بھی پہلے شخص کے لیے جائز ہے۔

صحيح البخاري، كتاب الإجارة (1 / 304 قديمي)

باب أجر السمسرة ولم ير ابن سيرين وعطاء وإبراهيم والحسن بأجر السمسار بأسا وقال ابن عباس: لا بأس أن يقول "بع هذا الثوب فما زاد على كذا وكذا فهو لك" وقال ابن سيرين: إذا قال "بعه بكذا فما كان من ربح فهو لك أو بيني وبينك فلا بأس به" وقال النبي : المسلمون عند شروطهم

Scanned by CamScanner

فتح الباري (4 / 452)

ولكن شرط الجمهور أن تكون الأجرة معلومة

الفقه الإسلامي وأدلته – (5 / 21)

بيع السمسرة: السمسرة: هي الوساطة بين البائع والمشتري لإجراء البيع.
والسمسرة جائزة، والأجر الذي يأخذه السمسار حلال؛ لأنه أجر على عمل وجهد معقول،

حاشية ابن عابدين، كتاب الإجارة (6 / 47 سعيد)

قال في البزازية إجارة السمسار والمنادي والحمامي والصكاك وما لا يقدر فيه الوقت ولا العمل تجوز لما كان للناس به حاجة

وفيها أيضا، مطلب في أجرة الدلال (6 / 63)

وفي الحاوي سئل محمد بن سلمة عن أجرة السمسار فقال أرجو أنه لا بأس به وإن كان في الأصل فاسدا لكثرة التعامل وكثير من هذا غير جائز فجوزوه لحاجة الناس إليه كدخول الحمام...... والله سبحانه أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

15/ محرم الحرام 1440ھ

26/ ستمبر 2018ء

دستخط : مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۱۶ - ۱ - ۱۴۴۰ھ

دستخط : مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
علیم بریہ عفی عنہ
۱۴۴۰/۱/۱۶ھ

دستخط : مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
طارق بشیر عفی عنہ
۱۶ - ۱ - ۱۴۴۰ھ

دستخط : مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
ابو الحسن حماد اللہ
۱۴۴۰/۱/۱۶ھ

دار الافتاء
89/9
۱۴۴۰/۱/۱۶
27-09-2018

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

- دار الافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner